آپ نے پوچھا

مدیر کے قلم سے

اسلام میں معاشی مساوات کا تصور

سوال:

ایک طالب علم تنظیم (۱) خدا پرستی (۲) انسان دوستی اور (۳) معاشی مساوات کو اپنے بنیادی اصول قرار دیتی ہے۔ کیا معاشی مساوات کا تصور اسلام میں ہے؟

نیاز محمد ناصر چترالی، مدرسہ انوار العلوم، گوجرانوالہ

جواب: معاشی مساوات کا معنی اگر تو یہ ہے کہ ایک معاشرہ کے تمام افراد ایک ہی جیسی زندگی گزاریں اور خوراک، لباس، رہائش، ملکیت، کاروبار اور دیگر معاملات میں ان میں کسی قسم کا کوئی تفاوت اور ترجیحات نہ ہوں تو یہ قطعی طور پر ایک غیر فطری تصور ہے جو نہ صرف یہ کہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے بلکہ عملاً بھی ناممکن ہے۔ ہر انسان ذہنی صلاحیت، قوت کار اور وسائل سے استفادہ کی استعداد کے لحاظ سے دوسرے سے بالکل مختلف ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ اپنے چار یا پانچ لڑکوں کو ایک ایک ہزار روپے کی رقم دیں اور یہ توقع رکھیں کہ سب کے سب اس رقم کو ایک ہی مدت میں خرچ کریں گے، ایک ہی مصرف میں صرف کریں گے اور ایک ہی جیسے نتائج اور منافع حاصل کریں گے۔ یہ قطعی غیر فطری بات ہے اور اسلام میں اس کی گنجائش نہیں ہے البتہ اسلام پیداوار کے قومی ذرائع سے استفادہ کا ہر شہری کو یکساں حق دیتا ہے اور قومی ذرائع سے استفادہ کے حق میں ترجیحات کا قائل نہیں ہے۔ ہر شہری کو یکساں طور پر حق حاصل ہے کہ وہ قومی ذرائع سے استفادہ کرے۔ اب اگر کوئی شہری اس حق کو استعمال کرنے میں اپنی ذہنی صلاحیت اور قوت کار کے لحاظ سے دوسروں سے بڑھ جائے تو یہ اس کی اپنی محنت اور صلاحیت کا ثمرہ ہے۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے دورِ خلافت میں بحرین سے بیت المال میں خاصا سامال اور دولت آئی۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے یہ تجویز پیش کی کہ بیت المال سے وظائف اور اموال کی تقسیم میں ترجیحات قائم کی جائیں اور حضرات صحابہ کرامؓ میں فضیلت کے جو درجات ہیں اس لحاظ سے تقسیم کے درجات قائم کی جائیں مثلاً بدری صحابہؓ کو سب سے زیادہ دیا جائے پھر مہاجرینؓ کو پھر تیسرے نمبر پر انصارؓ کو اور پھر بعد میں مسلمان ہونے والے حضراتؓ کا درجہ رکھا جائے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہہ کر اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ فضیلت کا تعلق آخرت سے ہے۔ اس کا ثواب زیادہ یا کم آخرت میں ملے گا

وَهٰذِهٖ مَعَاشٌ فَالْأُسْوَةُ فِيْهِ خَيْرٌ مِّنَ الْأَثَرَةِ

اور یہ معیشت ہے اس میں برابری ترجیح سے بہتر ہے۔

چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ اپنے دورِ خلافت میں اسی اصول پر عمل کرتے رہے لیکن جب حضرت عمرؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے اس اصول کو بدل کر اپنی تجویز کے مطابق ترجیحات کی بنیاد پر وظائف کی تقسیم کا سلسلہ شروع کیا